سلسلۃ اشاعت: 4
بسم اللہ الرحمن الرحیم
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر)
ترجمہ: اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر
قربانی کی شرعی حیثیت
اور
پرویزی دلائل پر تبصرہ
تصنیفِ لطیف از قلم
ترجمانِ اسلام مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری رحمہ اللہ تعالیٰ
www.KitaboSunnat.com
نظرِ ثانی: محمد افضل خلیل احمد الاثری
مکتبۃ السنۃ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کل الحقوق محفوظۃ

سلسلۂ مطبوعات مکتبۃ السنۃ نمبر 4۔

نام کتاب : قربانی کی شرعی حیثیت اور پرویزی دلائل پر تبصرہ

نام مؤلف : ترجمان اسلام مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

نظرثانی : محمد افضل خلیل احمد الاثری

موضوع : عقیدہ/ حجیت حدیث/ ردفتنہ انکار حدیث/ احکام ومسائل/ قربانی

صفحات : 40 سائز : 20x30=16

کمپوزنگ : ﴿السنۃ کمپوزنگ سینٹر﴾ فون: 4525502

تاریخ اشاعت : ذوالحج 1424ھ-2004ء

طبع : بار چہارم

طابع : ابو بکر

قیمت : 24/=

ناشر

﴿مکتبۃ السنۃ﴾ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

18 سفید مسجد۔ سولجر بازار نمبر=1۔ کراچی 74400

فون: 7226509 فیکس: 92-21-2419580

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

أما بعد: ''قربانی کی شرعی حیثیت اور پرویزی دلائل پر تبصرہ'' تصنیف لطیف جناب حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا **مکتبۃ السنۃ** کی طرف سے یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ اس تیسرے ایڈیشن کی کمپوزنگ کمپیوٹر پر کرائی گئی ہے۔ کتاب کی افادیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ سال 1413ھ میں کتاب منظر عام پر آتے ہی ختم ہو گئی۔

حافظ صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں - آپ علمی' سیاسی' صحافتی' الغرض ہر میدان میں غیر معمولی شخصیت کے حامل تھے۔ مجھے متعدد بار آپ کے خطابات سننے اور آپ سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا ہے ہر خطاب اور ملاقات کا علیحدہ علمی رنگ دیکھنے میں آیا۔

اللہ عزوجل کا احسان ہے کہ **مکتبۃ السنۃ** نے ایک سال کے عرصہ میں بارہ کتب و رسائل شائع کیے ہیں اللہ قبول فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ علی نبیہ محمد وعلی آلہ وسلم

محمد افضل

مدیر: **مکتبۃ السنۃ**

سولجر بازار نمبر: 1۔ کراچی / 5 ذوالقعدہ 1414ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیازی خصوصیات طبع ہذا

یہ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے اس میں درج ذیل خصوصیات ہیں۔

☆ قرآن اور احادیث کے متروکہ حوالہ جات دیئے ہیں۔

☆ ہمارے ادارہ کے شعبہ تحقیق نے اس پر نظر ثانی کی ہے۔

☆ بعض مقامات پر راقم کی طرف سے حواشی ہیں۔ ☆ نیز بعض زیادات اس طرح [ ] کے قوسین میں دیئے ہیں۔ ☆ شروع میں فہرست کا اضافہ ہے۔

کلمۂ تشکر بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ "(1) "جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا وہ اللہ کا شکر نہ ادا کر سکا"

سب سے پہلے اللہ عزوجل کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کی توفیق دی' پھر اس کے مولف' پھر ادارہ المعہد الاسلامی کے شعبہ تحقیق کی اراکین لمۃ الرحمٰن' ام بریرہ' لمۃ العزیز' لمۃ الرقیب' امۃ المصور' لمۃ المھیمن کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالی اس خدمت کو سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

وصلى الله تعالى وسلم على نبينا محمد وعلى اله وأصحابه أجمعين۔ خادم السنة النبوية المطهرة عليه ألف ألف تحية وسلام۔

محمد افضل خلیل احمد الاثری مدیر مکتبۃ السنۃ 26 ذوالقعدہ 1424ھ - 2004ء

(1) ترمذی 'أبوداود' مسند أحمد: 4/: 278' 375 كتاب الشكر لابن أبي الدنيا ح: 64۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ شاہد ہے کہ عید الاضحیٰ کے ایام میں اللہ تعالی کے تقرب کے حصول کے لئے جانور ذبح کرنا تمام مسلمانوں میں بلا امتیاز مسلک ومکتب اور بلا تفریق عرب وعجم معمول چلا آیا ہے' اور اس ڈیڑھ ہزار سال کے طویل دور میں ہر ملک' ہر قوم' ہر زمانہ اور ہر دور کے کروڑوں مسلمان پورے ذوق اور شوق سے اس سنت ابراہیمی پر دیوانہ وار عمل کرتے آئے ہیں' اور ہر سال اس مقدس تہوار پر کروڑوں جانوروں کا خون بہا کر اس سنت کو تازہ اور اس مبارک عہد کی تجدید کی جاتی رہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی نظر

''عیدالاضحیٰ کی آمد پر علمائے دین کی طرف سے اپنے اپنے مسلک کے مطابق عید اور قربانی کے مسائل پر کثرت سے اشتہار' پمفلٹ اور رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں- ایسا لٹریچر شائع کرنے والے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قربانی ایک عمل مشروع ہے' سنت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہے' اسلام کا شعار ہے' اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں اللہ تعالی کی رضا کے لئے قربانی کے جانور کا خون بہانا بہترین عمل ہے' البتہ جانور کی عمر' ظاہری وضع قطع (دُم سینگ وغیرہ) اور قربانی کے وقت اور ایام میں قدرے اختلاف ہے' اور علماء اپنے اشتہارات و رسائل میں زیادہ تر انہی مسائل کو اہمیت دیتے اور اپنے اپنے مسلک کو راجح ثابت کرنے کے لئے دلائل دیتے ہیں- اللہ تعالی ان کے عمل کو قبول فرمائے اور ان کو اس کے بہترین اجر سے نوازے۔

لیکن ایک بات جسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے یہ ہے کہ باہمی فروعی اختلاف میں اپنے اپنے مسلک کی ترجیح و تصحیح کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور قوم کے کثیر سرمایہ کو صرف کر دیا جاتا ہے اور اسے تبلیغ اور ثواب سمجھ لیا گیا ہے' لیکن ان حضرات کے الحاد اور ان کی مذموم تبلیغی مساعی سے صرف نظر کر لیا جاتا ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کو غیر مشروع' غیر اسلامی بلکہ مشرکین کی رسم اور فضول خرچی قرار دیتے ہوئے عوام الناس کو اس ''شرک اور گناہ'' سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں' اور اس سنت ابراہیم اور شعار اسلام کے خلاف دجل و فریب کی اشاعت پر ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں' اور اس لٹریچر سے شہروں کے در و دیوار سیاہ کرتے اور جدید تعلیم یافتہ حضرات تک بلا قیمت پہنچانا اپنا فرض خیال کرتے ہیں' اور علمائے کرام کے اجتماعی معتقدات کا برسر بازار مذاق اڑاتے اور قربانی کی مشروعیت اور اس کے سنت و ثواب ہونے کا ثبوت مانگتے ہیں۔

مگر ہمارے علماء ہیں کہ قربانی کے جانور کی عمر' سینگ' دم وغیرہ اور قربانی کے ایام کی تحدید و توسیع میں مصروف ہیں اور اس سے آگے جانے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ منکرین قربانی (پرویز پارٹی) کے لٹریچر سے ہماری وہ جدید تعلیم یافتہ نسل متاثر ہو رہی ہے جو کل کو ملک کی باگ ڈور سنبھالنے والی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نسل کو اس قسم کے الحاد سے بچانے کی فکر کی جائے اور ان حضرات کو قربانی کی مشروعیت اور اسکے فلسفہ سے آگاہ کیا جائے اور پرویز اور اسکے ہم خیال ملحدین کے زہریلے لٹریچر کے اثرات سے ان عزیزوں کے قلوب و اذہان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے۔

ہم نے اسی مقصد سے یہ مقالہ مرتب کیا ہے اور اس میں مسٹر پرویز کے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام دلائل کا علمی اور منطقی انداز میں جائزہ لیا ہے جو انہوں نے اپنی کتابوں میں قربانی کے خلاف پیش کئے ہیں۔ طرز بیان ہم نے وہ اپنایا ہے کہ جسے جدید تعلیم یافتہ حضرات بآسانی سمجھ سکیں۔ کیونکہ ہمارا اصل مخاطب یہی طبقہ ہے......

امید ہے کہ حضرات علماء کرام ہماری اس کوشش کو بہ نظر استحسان دیکھیں گے اور اہل ثروت اس رسالہ کی تقسیم واشاعت میں تعاون فرمائیں گے تاکہ عامۃ المسلمین اس سے استفادہ کر سکیں۔

مشروعیت کی سب سے بڑی دلیل

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قربانی کے جانور کی عمر' ایام قربانی کی تحدید' وجوب قربانی کے لئے ضروری نصاب اور اس قسم کی بعض دوسری جزئیات میں فقہاء کے ہاں اختلاف موجود ہیں۔ لیکن نفس قربانی کی مشروعیت اور اس امر پر کہ قربانی کسی خاص مقام سے مخصوص نہیں۔ تمام دنیائے اسلام کا اتفاق اور پوری امت کا اجماع ہے۔ قرآن مجید میں اختصار اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پوری وضاحت سے اس کا تذکرہ اور تفصیلات موجود ہیں۔ اور ملت اسلامیہ کا متواتر عمل اس کی مشروعیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ عہد نبوت سے آج تک ہر نسل کے بعد دوسری نسل پورے یقین واذعان کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہی ہے۔ ہر عہد کے لاکھوں' کروڑوں مسلمانوں نے اپنے اسلاف سے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ اخذ کیا۔ اور آنے والی پشت کے کروڑوں افراد تک پہنچایا۔ اگر تاریخ اسلام کے کسی دور میں اسے ازخود ایجاد کر کے دین میں شامل کیا گیا ہوتا تو ناممکن بلکہ محال اور قطعی محال تھا کہ امت اسے بالاتفاق قبول کر لیتی اور کوئی [اللہ] کا بندہ اس کے خلاف لب کشائی نہ کرتا۔ عقل اس امر کو قبول کرنے سے قطعاً انکاری ہے کہ "بدعت" کو جزو دین بنا کر اس کی مشروعیت پر سینکڑوں احادیث وضع کر لی جائیں اور پوری امت آنکھیں بند کیے بیٹھی رہے۔

اس کے برعکس ہماری تاریخ میں سینکڑوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ دین میں ادنی سے ادنی اضافہ بھی گوارا نہ کیا گیا بلکہ اس کے خلاف نہایت شدت سے صدائے احتجاج بلند ہوئی حتی کہ قید و بند کی سختیاں اور دار و رسن کی آزمائش بھی اس میں سد راہ نہ ہو سکی۔ ان حالات میں اگر اس تواتر عملی کو نظر انداز کر دیا جائے تو پھر بتایا جائے کہ آخر تاریخ کا معیار کیا ہے؟ اور وہ کونسا اسلوب تحقیق ہے جسے اختیار کیا جائے اور اس کی روشنی میں تاریخ کی جانچ پڑتال کی جائے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم اسماء الرجال کی وسعت

ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے بعد عہد امویہ اور دور عباسیہ میں متعدد احادیث وضع کی گئیں اور بعد کے زمانہ میں کئی ایک بدعات کو داخل اسلام کرنے کی ناروا جسارت کی گئی- لیکن ہم انتہائی خوش قسمت ہیں کہ محدثین کرام رحمہم اللہ نے اپنی کڑی اور بے لاگ تنقید سے ان تمام مساعی کو ناکام بنادیا اور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل و ارشاوات کو کذب و بناوٹ اور ترمیم و اضافہ سے محفوظ رکھنے کے لئے رجال و اسانید کے دفاتر مرتب کر ڈالے- اور جرح وتعدیل کے وہ متوازن اور نیچرل قواعد ترتیب دیئے کہ دودھ اور پانی الگ کردکھایا- انتہا یہ کہ اس مقصدِ اہم کے لئے لاکھوں ناقلین کی امانت ودیانت' تقویٰ وطہارت اور ثقاہت وفقاہت کے علاوہ ان کی مرگ وحیات اور تعلیم کی تفصیلات اور تلامذہ واساتذہ کے تمام سلاسل کو مدون اور منضبط کرڈالا- اور یہ سب کچھ محض اس لئے ہوا کہ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہوسکے اور دین اپنی صورت میں محفوظ رہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے سلف کی مساعی

علمائے سلف کی انہی مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہے کہ آج بھی تلاوت قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتے ہوئے نہ تو بُعد زمانی محسوس ہوتا ہے اور نہ ہی اس چشمۂ صافی میں کسی تکدر کا احساس ہوتا ہے بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنی تمام رعنائی اور عین موقع کی مناسبت سے ہمارے سامنے نازل ہو رہا ہے اور احادیث ہم خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن رہے ہیں اور ہمارے اسلاف کی یہی علمی اور تحقیقی مساعی ہیں کہ آج محققین یورپ ہمیں رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے محدثین کرام کی مثالی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

نادانی کی انتہاء

لیکن افسوس کہ آج نام نہاد مسلمانوں کا ایک گروہ اس سرمایہ ناز و افتخار کو ظنون و اوہام کا پلندہ خیال کرتا ہے اور حدیث و سنت کے تمام ذخائر کو عجمی سازش قرار دیتے ہوئے اسلام کے حسین چہرہ پر بدنما داغ سے تعبیر کرتا ہے اور ہمارے خیال میں یہ انداز فکرِ اسلامی کی ثقافت اور اپنے فکری، علمی اور تاریخی سرمایہ کو اپنے ہاتھوں تباہ کرنے کے مترادف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عقل و ذہن اور اس قماش کے لوگ اپنی نادانی اور جہالت کے باعث اس امر پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں کہ اسلامی لٹریچر کے تمام ذخائر کو غیر یقینی ثابت کریں' اور وہ اعمال جو عبادت کی حیثیت میں ڈیڑھ ہزار سال سے معمول آ رہے ہیں' انہیں غیر اسلامی بلکہ دور جاہلیت کی یادگار قرار دیں' انہیں اس قسم کے خیالات کے اظہار میں ذرہ بھر جھجک محسوس نہیں ہوئی کہ ان کی اس رائے کو صحیح تسلیم کر لینے کے لازمی نتائج کیا ہوں گے اور اس کو مان لینے کے بعد صحابہ کرام [رضوان اللہ علیہم اجمعین]' تابعین عظام' محدثین' فقہاء اور دیگر اسلاف [رحمہم اللہ اجمعین] کی نسبت ہمیں کیا اعتقاد رکھنا ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نظام پر بے اعتمادی

ہمارے ملک میں اس گروہ کے سرغنہ مسٹر غلام احمد پرویز ہیں' انہوں نے ادارہ ''طلوع اسلام'' کے نام سے ہم خیال حضرات کو اپنے گرد جمع کر رکھا ہے' اور انہی مسائل پر مشتمل لٹریچر شائع کرنے میں مصروف ہیں' آگے بڑھنے سے پیشتر ہم آپ کو مسٹر پرویز کے خیالات کی ایک جھلک دکھانا ضروری خیال کرتے ہیں۔

پرویز صاحب اپنے ایک مضمون میں قربانی کو غیر اسلامی رسم ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:'' یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس قربانی کے لئے کوئی حکم اور کوئی سند موجود نہیں تو ہزار برس سے یہ کس طرح متواتر چلی آ رہی ہے اور اس کے خلاف کسی نے آواز کیوں نہ اٹھائی' یہ سوال بہت اہم ہے اور اس کا جواب اس وقت ملے گا جب کوئی مرد حق گو اسلام کی تاریخ لکھے گا اس لئے کہ یہ سوال ایک قربانی تک ہی محدود نہیں یہ تو پورے اسلامی نظام کو محیط ہے' وہ دین جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تک پہنچایا تھا- اس کا کون سا گوشہ اور کون سا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی''۔

(ملاحظہ ہو ''قرآنی فیصلے'' مجموعہ مضامین پرویز صفحہ نمبر 65-66)

بہر حال ہم آج کی فرصت میں اس گروہ اور اس نہج پر سوچنے والے حضرات کے ان خیالات کا تجزیہ اور ان وساوس کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں کہ جو قربانی کے مسئلہ پر ان حضرات کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند اقتباسات

اس سے قبل کہ ہم قربانی کی شرعی حیثیت واضح کریں اور ان حضرات کے موقف کو زیر بحث لائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پرویز صاحب کے خیالات کو ان کے اصل الفاظ میں پیش کر دیں:۔

(1)۔''حضرت خلیل اکبر اور حضرت اسماعیل کے تذکار جلیلہ کے ضمن میں قرآن نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اس واقعہ عظیمہ کی یاد میں جانوروں کو ذبح کیا کرو۔ حتیٰ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھا ذبح کرنے کا واقعہ بھی قرآن میں نہیں تورات میں ہے''۔

(قرآنی فیصلے صفحہ نمبر:54)

(2)۔''ساری دنیا میں اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے اسی طرح حاجیوں کی وہ قربانیاں جو آج کل کرتے ہیں محض ایک رسم کی تکمیل رہ گئی ہے''۔

(صفحہ نمبر:56)

(3)۔''قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر (نہیں صاحب حکم!) حج کے ضمن میں آیا ہے۔عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگان ملت ایک لائحہ عمل طے کریں گے تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے- ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی آج صبح پاکستان والوں کے ہاں! شام کو اہل افغانستان کے ہاں! اگلی صبح اہل شام کی طرف سے (وقس علی ذالك) ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے' امیر بھی اور غریب بھی! اس مقصد کے لئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے قربانی کے جانور کہلائیں گے- چونکہ اس اجتماع کا مقصد نہایت بلند اور خالصتا لوجہ اللہ ہے- اس لئے پروگرام کی ہر کڑی اللہ کے قریب لانے کا ذریعہ ہے- یہ ہے قربانی کی اصل! اس لئے قرآن نے صراحت فرمائی ہے کہ قربانی کے جانوروں کی منزل مقصود بیت اللہ ہے"- ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ-

(صفحہ نمبر:55)

(4)- "تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مدینہ میں قربانی نہیں دی- حج 9ھ میں فرض ہوا- حضور اس سال تشریف نہیں لے گئے- لیکن اپنی طرف سے کچھ جانور امیر کارواں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیئے کہ وہاں مصرف میں لائے جائیں- اگلے سال خود حضور حج کے لئے تشریف لے گئے' اور وہیں جانور ذبح کئے- لہٰذا ہر جگہ قربانی دینا نہ حکم اللہ ہے اور نہ سنت ابراہیمی اور نہ سنت محمدی!"- (صفحہ نمبر:56)

(5)- "حضرت ابراہیم کے متعلق قرآن میں ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں آپ نے سمجھا کہ یہ اشارہ غیبی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اس کی تعمیل ضروری ہے۔ بیٹے سے ذکر کیا تو اس نے بھی کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اس کی تعمیل میں قطعاً تامل نہ کیجئے۔ میں ذبح ہونے کو تیار ہوں- آپ نے بیٹے کو لٹا دیا- اس کے گلے پر چھری رکھ دی تو اللہ نے پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو حکم اللہ پر محمول کر کے اسکی پوری تعمیل کر دی- اس لئے ظاہر ہے کہ اگر تمہیں بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے بھی حکم دیا گیا تو تم اسے بلا تامل پورا کرو گے- یقیناً باپ اور بیٹا دونوں اطاعت وتسلیم کے بلند ترین مقام پر فائز ہو- اس بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی تولیت کے لئے منتخب کر لیا- قرآن میں بس اتنا ہی واقعہ ہے- تورات میں البتہ یہ بھی ہے کہ جبریل نے جنت سے ایک مینڈھا لا کر بیٹے کی جگہ لٹا دیا اور چھری بیٹے کی جگہ مینڈھے پر چل گئی لیکن یہ تو ایک اسرائیلی افسانوں میں سے افسانہ ہے- قرآن اس کی تائید نہیں کرتا"۔ (صفحہ نمبر:64-65)

(6)۔ "مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں' کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے' کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے' کہیں دوزخ سے محفوظ گزر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے"۔ (صفحہ نمبر:64)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معذرت

ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں کہ تقاضائے اختصار کے باوجود ہم نے پرویز صاحب کے اقتباسات نقل کرنے میں تفصیل سے کام لیا ہمارے خیال میں یہ تفصیل ناگزیر تھی۔ اس کے بغیر بات کو آگے چلانا مناسب نہیں تھا۔ ویسے بھی تنقید و تبصرہ کے لئے ضروری ہے کہ فریق ثانی کے خیالات کے اظہار میں بخل و اختصار سے کام نہ لیا جائے بلکہ حریف کے نظریات کو پورے بسط اور وضاحت کے ساتھ مخاطب کے سامنے رکھ دیا جائے تا کہ اسے تحریف و ترمیم کا گلہ نہ رہے۔

تنقیدی گزارشات

اب ذرا پرویز صاحب کے ارشادات پر تنقیدی نگاہ ڈالئے اور انصاف کیجئے کہ بات کہاں سے کہاں پہنچ رہی ہے۔ انہوں نے فقرہ نمبر (1) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پر آمادگی کو واقعہ عظیمہ سے تعبیر فرمایا ہے۔ حالانکہ ان کی رائے میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے کو ذبح کرنے کا کوئی حکم ہی نہیں دیا تھا۔ خواب میں جو کچھ کہا گیا تھا' جناب ابراہیم علیہ السلام اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے اور مجاز کو حقیقت سمجھ بیٹھے چنانچہ پرویز صاحب اپنی ایک دوسری کتاب ''جوئے نور'' میں لکھتے ہیں:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ (حضرت ابراہیم) خواب کے ایک اشارے سے یہ سمجھے کہ حکم ملا ہے کہ بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا جائے ہر چند یہ حکم نہ تھا محض خواب میں ایسا دیکھا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کو کچھ اوپر کا اشارہ سمجھ لیا اور ایسی تحیر انگیز اور ہوش ربا قربانی کے لئے تیار ہوئے۔ بیٹے سے پوچھا' کہو تمھارا کیا خیال ہے؟ اب بیٹے کا جواب بھی سن لیجئے' عرض کیا:۔

﴿ يَـاأَبَتِ افْعَلْ مَـاتُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ۔ط ﴾

ابا جان! جس بات کا اشارہ آپ کو ملا ہے' اسے بلا تامل کر گزریئے۔ ان شاءاللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے"۔ (صفحہ نمبر:154-155)

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس قربانی کا حکم نہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اپنی محبت اور شیفتگی کے جوش میں خواب کو حقیقت سمجھ بیٹھے اور بیٹے کی قربانی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ لیکن جس وقت انہوں نے چھری ہاتھ میں لی تو اس وقت آپ کو بتایا گیا کہ خواب کے مجاز کی حقیقت کیا تھی۔ (صفحہ نمبر:155-156)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیے

کہ جب ذبح کا حکم ہی نہ ہوا تھا بلکہ خلیل اللہ نے منشاء الٰہی سمجھنے میں غلطی کی تھی تو اس پر تحسین و مرحبا کا کیا مطلب! یہاں تو چاہیئے تھا کہ فوری طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اجتہادی غلطی پر توجہ دلائی جاتی اور انہیں اپنے الہام کے اصل منشاء پر اطلاع دی جاتی ۔ مزید غور فرمائیے کہ حضرت اسماعیل تو: یَـٰٓأَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ" کے الفاظ میں والد محترم کے خواب میں دیکھے نظارے کو امر الٰہی سے تعبیر فرما رہے ہیں، لیکن پرویز صاحب کس دیدہ دلیری سے قرآنی الفاظ کے برعکس کہہ رہے ہیں کہ:۔ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس قربانی کا حکم نہ دیا گیا تھا''۔ (صفحہ نمبر 155)

قرآن دانی کا ماتم

پھر ان کا کمال اور ہاتھ کی صفائی ملاحظہ فرمائیے کہ اسماعیلی الفاظ ﴿افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ﴾ کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ''ابا جان جس بات کا اشارہ آپ کو ملا ہے اسے بلا تامل کر گزریئے''۔

ہم پرویز صاحب اور ان کے عقیدت مندوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ﴿تُؤۡمَرُ﴾۔ (سورۃ الصفت آیت: 102) کا معنیٰ ''اشارہ ملا'' کس لغت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے؟ اگر آپ کو اپنے ترجمہ پر اصرار ہے تو لغت عرب سے ثبوت دیجئے اور اگر اس لفظ ﴿ تُؤْمَرُ ﴾۔(سورۃ الصفت آیت: 102) کا مادہ امر ہے تو ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپ کی قرآن دانی کا ماتم کریں۔ آپ کو مفسر قرآن کی بجائے محرف قرآن تصور کریں اور آپ کے طبع زاد ''معارف القرآن'' کو پر کاہ کے برابر بھی حیثیت نہ دیں۔

ہاں یہ بھی فرمایئے کہ آپ کے پاس اپنے اس دعویٰ پر کیا دلیل ہے کہ اس خواب کے مجاز کی حقیقت کچھ اور تھی۔

پھر آپ نے فقرہ نمبر 5 میں ان الفاظ کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ: ''اگر یہ حکم ہے تو اس کی تعمیل میں قطعاً تامل نہ کیجئے''۔

براہ نوازش فرمایئے کہ ''اگر یہ حکم ہے'' قرآن مجید کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟ ہاں یہ بھی بتا دیجئے کہ آپ کو لغت عرب سے آزاد ترجمہ کرنے کا حق کس نے دیا ہے؟ اور آپ کس برتے مفسرین کرام اور محدثین عظام کے منہ آ رہے ہیں؟

پھر آپ نے انہی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''اس بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی تولیت کے لئے منتخب کر لیا'' (فقرہ نمبر 5)

محترم! یہ کن الفاظ کا ترجمہ اور کون سی آیت کا مفہوم ہے؟ قرآن کریم کے بیان کے مطابق تو اس وقت کعبہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنائے کعبہ کا حکم ہی اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلتے چلتے یہ بھی فرما دیجئے کہ آپ کا یہ فقرہ کہ ”اللہ نے پکارا اے ابراہیم! تم نے خواب کو حکم خداوندی...... پر محمول کر کے اس کی پوری تکمیل کر دی“ کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

ذبحِ عظیم سے مراد

پھر آپ نے لکھا ہے کہ: ”حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھا ذبح کرنے کا واقعہ بھی قرآن میں نہیں توریت میں ہے“۔

برائے مہربانی اتنا تو بتا دیجئے: ﴿ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴾۔ (سورة الصفت آیت: 107) کا مطلب کیا ہے لیکن اس کا ترجمہ اور مفہوم بیان کرتے ہوئے ذرا قواعد عرب کا احترام رہے۔

پھر آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ: ”قرآن نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اس واقعہ عظیمہ کی یاد میں جانور ذبح کیا کرو“۔

پرویز صاحب! ہم آپ کی خدمت میں آپ کی کتاب ”جوئے نور“ سے ان آیات کا ترجمہ پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں: ”اور دیکھو! ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے عوض اسماعیل کو ذبح ہونے سے بچا لیا اور ہم نے بعد کو آنے والی نسلوں کے لئے اس واقعہ کی یاد کو باقی رکھا“۔ (صفحہ نمبر: 156)

جناب من! یہی وہ نکتہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
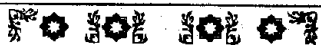
حقیقت دریافت کرنے پر بیان فرمایا۔ پوچھنے والوں نے پوچھا! "مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" ۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ" یہ تمہارے جداعلی حضرت ابراہیم کی سنت (یادگار) ہے۔

ہم حیران ہیں کہ جو شخص قرآن مجید کے ایک ہی مقام کے ترجمہ میں اس قدر غلطیاں اور اسکی تشریح میں اس قدر ہیرا پھیری کرتا ہے اس کے عقیدت مند آخر کس بناء پر اسے دور حاضر کا عظیم انسان اور قرآنی علوم ومعارف کا بہترین ترجمان کہتے ہیں۔

ائمہ تفسیر قرآن کا مفہوم متعین کرنے میں قرآنی تصریحات' فرامین نبوی' آثار صحابہ اور لغات عرب سے استمداد کرتے ہیں۔لیکن پرویز صاحب مفسرین سلف سے ناراض ہیں کہ انہوں نے کتاب الٰہی کو چیستان بنا دیا ہے۔لیکن اللہ جانے ان کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ جملہ قرآنی علوم اور قواعد عرب سے بے نیاز "معارف" کے نام پر جو کہتے چلے جائیں! اور ان کو توجہ دلانے والا گردن زدنی قرار پائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الاقوامی ضیافت

پرویز صاحب نے فقرہ نمبر: 3 میں حجاج کی قربانی کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ: ”قربانی کا اصل مقصد یہ ہے کہ میدان عرفات میں طے شدہ لائحہ عمل کی تفصیلات مرتب کرنے کے لئے جب حجاج کا بین الاقوامی اجتماع دو تین دن تک منیٰ میں رہے گا تو ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی۔ آج صبح پاکستان والوں کے ہاں! شام کو اہل افغانستان کے ہاں! اگلی صبح اہل شام کی طرف“ وغیرہ وغیرہ!

قرآن مجید نے تو قیام عرفات وغیرہ کا مقصد ذکر الٰہی' استغفار' دعا و مناجات اور شعائر اللہ کی تعظیم بیان فرمایا ہے۔ لیکن مسٹر پرویز ہیں کہ میدان عرفات میں اجتماع کے اصل پروگرام کی نشان دہی ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ وہاں یہ تمام نمائندگان ملت ایک لائحہ عمل مرتب کریں گے پھر اس کی تمام تفصیلات طے کرانے کیلئے ان تمام نمائندگان کو دو تین دن کے لئے عرفات سے منیٰ میں لاتے ہیں۔ اللہ جانے یہ تفصیلات عرفات میں طے کیوں نہیں ہوتیں؟ پھر یہ صاحب حجاج کو نمائندگان ملت قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ یہ حضرات ملت کے نمائندہ کس حیثیت سے ہوتے ہیں اور انہیں سند نمائندگی کون دیتا ہے؟

ہم کم علم تو اتنا ہی جانتے ہیں کہ قرآنی الفاظ میں حج مالی اور بدنی ہر لحاظ سے ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب استطاعت پر فرض ہے کیا ملت کی نمائندگی کے لئے یہی اوصاف کافی ہیں۔ ہم اس نظام ربوبیت اور اسلامی معاشرہ کے قیام کے داعی سے یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ ملت کے لئے لائحہ عمل اور اس کی تفصیلات طے کرنا قرآنی الفاظ میں "أولی الأمر" اور صاحبان استنباط حضرات کا کام ہے یا عرفات اور منٰی جیسے میدانوں میں لاکھوں افراد کا؟ اسی طرح ہماری دانست میں قربانی کے گوشت کا مصرف خود قرآن مجید نے: ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾۔(سورۃ الحج آیت:36) کے الفاظ میں بتا دیا ہے۔

ہم مسٹر پرویز سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بین الاقوامی ضیافت والی آیت کی نشان دہی فرمائیں۔

ان ضمنی گزارشات کے بعد ہم بین الاقوامی ضیافت کے پرویزی تصور پر تنقید کرتے ہیں۔ پرویز صاحب اپنے ایک مضمون میں اس اعتراض (کہ جب قربانی کے لئے کوئی حکم اور کوئی سند موجود نہیں تو ہزار برس سے یہ کس طرح متواتر چلی آرہی ہے اور اس کے خلاف کسی نے آواز کیوں نہ اٹھائی) کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور حریت کے بعد ملوکیت

''اسلام دنیا سے ملوکیت اور پیشوائیت (ملائیت) مٹانے کے لئے آیا تھا۔ وہ ابن آدم کو ذہنی اور روحانی دونوں حیثیتوں سے صرف خدا کا مملوک بنانا چاہتا تھا جو در حقیقت اس کی اپنی فطرت صالحہ کی محکومی کا دوسرا نام ہے۔ لیکن جب اس دور حریت کے بعد پھر سے ملوکیت نے سر نکالا تو اس کے ساتھ ہی پیشوائیت کی وہ روح بھی ابھری جسے قرآن نے مسل کر رکھ دیا تھا اسلام اس طرح جگمگا کر دنیا کے سامنے آیا تھا کہ اسے یک لخت نگاہوں سے اوجھل کر دینا ممکن نہ تھا۔ ملوکیت کی ابلیسانہ دسیسہ کاریوں نے اس کے لئے تلبیس کا دام ہمرنگ زمین وضع کیا۔ اسلام کے خارجی مظاہر کو بالکل اسی طرح رہنے دیا لیکن ان میں سے روح پوری طرح کھینچ لی۔ اسی غرض کے لئے اسے پیشوائیت سے سمجھوتہ کرنا پڑا''۔ (مجموعہ مضامین صفحہ نمبر: 66-67)

پرویزی تشخیص

اس کے بعد پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ: ''پیشوائیت نے ملوکیت کے استحکام کے لئے دین و دنیا کی تفریق کا مسئلہ ایجاد کیا۔ پھر یہ اصول وضع کیا کہ مذہب عقل سے بے نیاز ہے۔ پھر ان غلط نظریات کو مدلل کرنے کے لئے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا صحیح مفہوم وہ ہے جو رسول اللہ متعین فرمائیں- پھر اس مقصد کے لئے
احادیث وضع کی گئیں پھر چونکہ یہ من گھڑت حدیثیں قرآن کے خلاف تھیں-
اس لئے بے شمار آیات کو منسوخ قرار دیا گیا- اور یہ عقیدہ پیدا کر لیا گیا کہ
حدیث قرآن کی ناسخ ہے- پھر قرآن وحدیث دونوں کو فقہ کے تابع کر دیا گیا-
کچھ عرصہ بعد یہ حالت ہوگئی کہ ان رسوم وعقائد کو صداقت کا مسلک ثابت کرنے
کے لئے کسی کاوش وکاہش کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔ اس طرح یہ تمام چیزیں
عین دین بن گئیں۔ اب ان کے تقدس وعظمت کے لئے سوائے اس کے کسی اور
دلیل کی ضرورت ہی باقی نہ رہی کہ یہ چیزیں ہزار برس سے امت میں متواتر چلی
آ رہی ہیں۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ساری کی ساری امت غلط راہوں پر چلی آ رہی ہو۔
(صفحہ نمبر:70)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
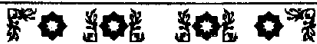
لازمی نتائج

پرویز صاحب کے ان خیالات کو صحیح باور کر لینے سے ہمیں آج اسلامی تاریخ، حدیث کے دفاتر، تفاسیر کے خزائن، فقہ کے ذخائر اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے تمام سرمایہ سے فی الفور دستبردار ہونا پڑے گا اور تسلیم کرنا ہوگا کہ ہمارے تمام اسلاف جھوٹے اپنے پیغمبر کے نام پر جھوٹ گھڑنے والے اور شاہی درباروں کے حاشیہ نشین تھے اور انہیں بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنے میں کوئی عار نہ تھی۔

(نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْهَفَوَاتِ)

بہرحال پرویز صاحب نے اتنا تو مان لیا کہ دین میں یہ ترمیم وتحریف دور حریت (خلافت راشدہ) کے بعد دور ملوکیت (عہد بنی امیہ و بنی عباس) میں شروع ہوئی۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دور ملوکیت سے پہلے دین اپنی اصلی روح کے ساتھ موجود اور پیشوائیت کی تمام آلائش سے پاک اور صاف تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مطالبہ

ہم ان کے ان مسلّمات کی روشنی میں ان سے سوال کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ اس امر کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ خلفائے راشدین کے دور میں قربانی بین الاقوامی ضیافت کے لئے استعمال ہوتی تھی' اور تاریخ سے اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ اسلام کے دور حریت میں اس قسم کی ضیافت کا تصور بھی موجود تھا؟ اور قیام منٰی کے ایام میں بصرہ' کوفہ اور شام وغیرہ کے حجاج نے دوسرے ملک کے حجاج اور مقامی لوگوں کی اس اونچی سطح پر دعوت کی ہو؟ ہاں یہ بھی فرمایئے کہ قرآن مجید میں اس بین الاقوامی ضیافت بلکہ ''منٰی'' میں قیام کا ذکر کہاں ہے؟ یا لگے ہاتھ یہ کہہ دیجئے کہ قرآن مجید بھی تحریف وترمیم سے محفوظ نہیں رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدۂ حفاظت تشنہ ءوفا رہ گیا اور اس کی مخلوق اس کے ارادہ میں حائل ہوگئی۔

نامعلوم ان لوگوں کو بے ثبوت اور غیر ذمہ دارانہ باتیں کہتے ہوئے حیا کیوں نہیں آتی؟ ہمیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قدرت ان سے انکار حدیث کے جرم کا انتقام لے رہی ہے اور اس گناہ کی پاداش میں ان کا تعلق کتاب اللہ سے منقطع ہو رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور میں حجاج کی قربانی

پرویز صاحب نے فقرہ نمبر: 2 میں جس طرح عام دنیائے اسلام کی قربانیوں کو رسم کہا۔ اسی طرح موجودہ دور میں مکہ مکرمہ میں حجاج کی قربانی کو بھی "محض ایک رسم کی تکمیل" قرار دیا ہے۔ اس سے ان کا منشاء غالباً یہ ہے کہ مراسم حج میں قربانی مقصود بالذات نہ تھی۔ اور نہ ہی براہ راست تقرب الٰہی کا وسیلہ! بلکہ اس سے اصل غرض بین الاقوامی ضیافت ہی تھی۔ چونکہ آج کل اس ضیافت کا اہتمام نہیں ہو رہا۔ اس لئے مکہ مکرمہ میں حجاج کی قربانی بھی غیر ضروری اور محض ایک رسم کی تکمیل ہے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ کل کو یہی صاحب یہ کہیں گے کہ حج کا اصل مقصد نمائندگانِ ملت کا بین الاقوامی اجتماع اور پوری امت مسلمہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنا تھا جو اس دور میں نہیں ہو رہا۔ لہٰذا آج کا حج بے مقصد اور محض ایک رسم کی تکمیل ہے۔

بہر حال ہم گزشتہ پیراگراف میں ان کی بنیاد یعنی بین الاقوامی ضیافت کے نظریہ کو ان کے مسلمات کی روشنی میں غلط ثابت کر چکے ہیں لہٰذا اس فقرہ پر مزید بحث کی ضرورت نہیں۔

اور اگر اس سے ان کی مراد صرف یہ ہے کہ آج ہمارے اعمال میں اخلاص کا جوہر کم ہو گیا ہے تو ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں لیکن عدم اخلاق یا قلت اخلاص کے سبب احکام قطعیہ اور اعمال ثابتہ کا انکار عقل سلیم اور نقل صحیح کے خلاف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز کا اپنا اعتراف

مندرجہ بالا تصریحات کے برعکس پرویز صاحب نے فقرہ نمبر: 4 میں جو کچھ کہا ہے اس کا نتیجہ بدیہی یہ ہے کہ غیر حاجی بھی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ نہ جا سکے تو بھی آپ نے قربانی بھیجی ہے۔ پرویز صاحب کے اس اعتراف کے بعد ہمارا اور ان کا اختلاف بہت گھٹ گیا ہے پہلے تو وہ قربانی کی اجازت صرف حجاج کو دیتے تھے۔ لیکن اس بیان میں انہوں نے قربانی کو حجاج کی بجائے مکہ مکرمہ سے مخصوص کر دیا ہے۔ ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر ہم آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں قربانی کے جانور کعبۃ اللہ بھیج دیں تو آپ ناراض تو نہ ہوں گے؟ اور اگر آپ خود بھی ایسا کر سکیں تو ہم آپ کو منکر قربانی کہنا چھوڑ دیں گے۔ اللہ کرے کہ آپ اس بیان پر قائم رہیں۔

اب ہمارا جھگڑا صرف اتنا ہے کہ جو مسلمان کسی شرعی عذر کے سبب حج کے لئے مکہ مکرمہ نہ جا سکے وہ اپنے وطن میں قربانی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں ہم ان سے وضاحت چاہتے ہیں کہ ان کے اس فقرہ میں تاریخ سے کیا مراد ہے؟ اگر کتب حدیث اس میں شامل ہیں تو پھر ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں قربانی کرنا اور صحابہ کرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم کو اس کے لئے حکم دینا پوری تفصیل سے موجود ہے۔

بلکہ قربانی کے ایام' قربانی کے جانور کے اوصاف' قربانی کا ثواب' قربانی کے گوشت کے مصارف اور دوسری ہدایات کا ایک دفتر موجود ہے اور ان تمام امور کا تذکرہ بھی ہے جن کا مذاق آپ نے فقرہ نمبر 6 میں اڑایا ہے۔ پھر اس تاریخ کے ایک حصہ سے استدلال اور دوسرے حصہ کا بلاوجہ استرداد ہماری سمجھ سے بالا ہے۔

اور اگر ان کے فقرہ میں تاریخ سے مراد کچھ اور ہے تو اس کی تعیین فرمائیں۔ ہم ان شاء اللہ وہیں سے ثابت کر دیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اور صحابہ کرام نے اپنے اپنے وطن میں عید الاضحٰی پر قربانی دی ہے۔ البتہ اس صورت میں ہم پرویز صاحب سے یہ سوال ضرور کریں گے کہ اگر حدیث قابل اعتبار نہیں ہے تو تاریخ میں کیا اضافہ ہے کہ اسے مستند مانا جائے؟ ہاں یہ بھی تو بتانا ہو گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کی بنیاد کیا ہے؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے کس حکم کی تعمیل میں قربانی کے جانور مکہ شریف بھیجے؟ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بین الاقوامی ضیافت کا اہتمام ہوا تھا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کلام

ہم نے پرویز صاحب اور ان کے "دلائل" پر مناسب حد تک تنقید کر دی ہے جس سے ان کے معتقدات کی خامی اور ان کے استدلال کی کمزوری بلکہ ان کے انداز فکر کی کجی بھی ظاہر ہے اور یہ امر بخوبی روشن ہے کہ وہ اپنا مدعا ثابت نہیں کر سکے۔ بلکہ اپنے مزعومہ دعوے کو ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کے غلط ترجمہ اور غلط تشریحات کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے کتنی باتیں ایسی کہی ہیں جس کا ثبوت انہوں نے نہیں دیا اور نہ ہی قیامت تک دے سکیں گے (وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا) اور جب تک وہ ان امور کا اثبات نہ کر سکیں ان کے لئے زیبا نہیں کہ پوری امت کے مد مقابل بنیں اور ڈیڑھ ہزار سال کے عملی تواتر کو ملوکیت اور پیشوائیت کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ اور پورے اسلامی نظام کو محرف قرار دیں۔

بحث کے دوسرے پہلو

ہم نے بحث کے چند پہلو عمداً نظر انداز کر دیئے ہیں اور اس کا سبب خوف طوالت کے علاوہ یہ خیال بھی ہے کہ ان پہلوؤں پر دوسرے اہل قلم روشنی ڈالیں گے۔ ہم نے پرویزی دلائل پر تنقید کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ اکثر معاصرین بحث کے اس انداز کو نظر انداز کر جاتے ہیں اور اکثر مقالہ نگار اپنے خیالات کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثبت انداز میں کہنے کے عادی ہیں- مخالف فریق کے دلائل کو اس کے مسلّمات کی رو سے رد کرنا اگرچہ مشکل نہیں لیکن ہمارے احباب اس طرف کم سے کم توجہ دیتے ہیں اس لئے ہم نے اس انداز کو ضروری سمجھا۔

اقتصادی نقطہء نگاہ

منکرین سنت اور کچھ اباحت پسند حلقہ قربانی کو معاشی اور اقتصادی حیثیت سے بھی نقصان دہ خیال کرتے ہیں اور بعض حضرات جانوروں کی قلت کا رونا بھی روتے ہیں- ان کے اس اعتراض کو صحیح باور کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس امر کا اعتراف کریں کہ اسلام کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ وہ دین کامل ہے بلکہ یہ ہماری معاشیات کے لئے مضر اور اقتصادیات کے لئے تباہ کن ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم ماہر اقتصادیات نہیں- لیکن اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اقتصادی استحکام کے لئے یہ امر بے حد ضروری ہے کہ امراء کی دولت غرباء میں منتقل ہوتی رہے- اگر یہ اصول ٹھیک ہے تو پھر ملک میں لاکھوں افراد کا ذریعہ معاش یہی ہے کہ وہ ریوڑ پالیں اور عید الاضحیٰ کے موقع پر ان کو مہنگے داموں فروخت کریں- پھر لاکھوں قصاب ہیں جو ان ایام میں ذبح کرنے کی معقول اجرت پاتے ہیں- پھر لاکھوں غریب خاندان ہیں جو کم از کم تین دن عمدہ غذا سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور چرم ہائے قربانی سے بیسیوں ضرورتیں پوری کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں- پھر ہزاروں یتیم خانے اور رفاہی ادارے ہیں جن کا سالانہ بجٹ قربانی کی کھالوں سے مستحکم ہوتا ہے- پھر ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن کا ذریعہ معاش چمڑے کی رنگائی ہے- ذرا پوچھیے کہ ان کی معاش میں قربانی کی کتنی اہمیت ہے اور ان کی اقتصادی پوزیشن کے استحکام میں قربانی کو کتنا دخل ہے؟ پھر کتنے افراد وہ بھی ہیں جو ہڈی وغیرہ کا کاروبار کرتے ہی - پھر ذرا اپنی حکومت کے شعبۂ تجارت سے معلوم فرمایئے کہ قربانی کی کھالوں' ہڈیوں' اور اون وغیرہ سے کس قدر زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے- پھر اندرون ملک کتنی ہی مصنوعات ہیں جن کا انحصار چمڑہ' ہڈی' سینگ اور انتڑیوں پر ہے- قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ اس نے ان تمام فوائد کو ﴿ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ﴾ کے جملہ میں سمیٹ لیا ہے-

اس مقام پر جانوروں کی قلت کا بہانہ

اس مقام پر جانوروں کی قلت کا بہانہ بھی غیر مناسب ہے۔ اگر حکومت مویشیوں کی قلت دور کرنا چاہتی ہے تو اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ افزائش نسل کی کوشش کی جائے مویشی فارم کھولے جائیں' مویشی پالنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے' چراگاہیں عام ہوں' سبزیوں کو ترقی دے کر ذبیحہ پر مناسب پابندی عائد کی جائے پھر بھی قلت دور نہ ہو تو بقول محترم مودودی صاحب: ''ہفتہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے سات دن گوشت کا ناغہ ہونے لگے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کو مستقل طور پر ختم کر دیا جائے"۔

کیونکہ قربانی قرآنی الفاظ میں شعائر اللہ میں داخل ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ شعائر اللہ کے احترام میں ہر ممکن قربانی کریں۔

یہ بھی یاد رہے

ایام قربانی میں ذبح ہونے والے جانوروں کے مبالغہ آمیز اعداد و شمار دیتے ہوئے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ قربانی کے تین چار دن عام مذبح خانے بند رہتے ہیں اور عید سے کئی دن قبل اور بعد بھی ذبیحہ کی رفتار خاصی کم رہتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اعداد و شمار ترتیب دیتے ہوئے اس بچت کو میزان سے منہا کر لیا جائے۔ امید ہے کہ جمع و تفریق کا یہ عمل کسی نہ کسی درجہ میں ان خطرات کے لئے حوصلہ افزا ثابت ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند ضروری مسائل

ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر عموماً اور نو سے تیرہ تک خصوصیت سے تکبیریں پڑھنی چاہئیں (بخاری) خاص کر نماز کے بعد۔

☆تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:۔

" اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ "۔

☆9ذی الحجہ (عرفہ) کی رات کو عبادت [1] کرنے اور دن کو روزے رکھنے کی بہت فضیلت آئی ہے اور اسے گناہوں کا کفارہ فرمایا گیا ہے۔

☆عیدین اور ایام تشریق (10 تا 13 ذی الحجہ) کا روزہ گناہ ہے۔(منتقٰی)

☆ نماز عید کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ مزید تکبیریں مسنون ہیں۔ (ترمذی)

☆ ایام تشریق میں سب سے افضل عمل اللہ کی رضا کے لئے جانور قربان کرنا ہے۔ (ترمذی)

☆لنگڑا' اندھا' کانا' زیادہ بیمار' نمایاں کمزور' نصف یا نصف سے زیادہ کان کٹا' سینگ ٹوٹا' نیز چیرے ہوئے کان والا' جانور کی قربانی کرنا منع ہے۔ (ابوداؤد)

---

[1] خاص اس رات کی عبادت کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔ (الاثری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بھیڑ اور دنبہ کے علاوہ قربانی کے ہر جانور کا مسنہ (دوندا) ہونا ضروری ہے۔

بھیڑ اور دنبہ جذعہ (تقریباً سال کا) بھی جائز ہے۔ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خصی جانور کا قربانی کرنا سنت ہے بلکہ بعض وجوہ سے پسندیدہ ہے۔

قربانی کے جانور کی بیع' اور تبادلہ منع ہے۔ (ابوداؤد نیل الاوطار)

قربانی کے جانور میں خریدنے یا معین کرنے کے بعد کوئی نقص پیدا ہو جائے تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (ابن ماجہ)

بھیڑ' بکری اور دنبہ ایک' گائے سات اور اونٹ دس کنبوں کی طرف سے کافی ہے۔ (نسائی)

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا مفید [1] ہے (بخاری) لیکن یہ امر بے حد ضروری ہے کہ فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنے والا پہلے اپنی قربانی کرے۔

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔ (بخاری) وگرنہ پاس

---

[1] میت کی طرف سے قربانی کرنے کی کوئی صحیح حدیث نہیں البتہ مالی صدقات کے طور پر میت کی طرف سے جانور ذبح کر کے گوشت مستحقین میں تقسیم کر دینا چاہیے۔ مزید تفصیلات کیلئے ہماری کتاب ''ماہ ذوالحجہ کے احکام و مسائل'' اور ''کتاب الاضاحی'' دیکھیں۔ اس جگہ بخاری کا حوالہ سہوِ قلم ہے یا ناشر کی غلطی ہے۔ (الاثری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے۔(فتح الباری)

ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ضروری اور:"اِنِّیْ وَجَّھْتُ"(پوری تین آیتیں) پڑھنا مستحب ہے۔

اسی طرح:"اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ" کہنا بھی خوب تر ہے۔

قربانی کرنے والے کو ذی الحجہ کے چاند کے بعد قربانی کرنے تک حجامت نہ کرانی چاہیے۔(مسلم)

غریب آدمی بھی چاند کے بعد نماز عید تک حجامت نہ کرائے تو مستحق ثواب ہے۔

10 ذی الحجہ یعنی عید کے دن قربانی کرنا اگرچہ افضل ہے لیکن نفس قربانی 13 ذی الحجہ تک جائز ہے۔

قربانی کی کھالیں مسکین کا حق ہے اور بہتر ہے کہ کھال یا پھر کھال کے پیسے [1] براہ راست کسی مسکین کو دیئے جائیں۔

(حافظ ابراہیم کمیرپوری)

---

[1] کھال بذات خود فروخت نہیں کرسکتا ہے۔(الاثری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کی شرعی حیثیت

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ شاہد ہے کہ عید الاضحیٰ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کے لئے جانور ذبح کرنا تمام مسلمانوں میں بلا امتیاز مسلک و مکتب اور بلا تفریق عرب و عجم معمول چلا آیا ہے۔

اور

اس ڈیڑھ ہزار سال کے طویل دور میں ہر ملک، ہر قوم، ہر زمانہ اور ہر دور کے کروڑوں مسلمان پورے ذوق اور شوق سے اس سنت ابراہیمی پر دیوانہ وار عمل کرتے آئے ہیں؛

اور

ہر سال اس مقدس تہوار پر کروڑوں جانوروں کا خون بہا کر اس سنت کو تازہ اور اس مبارک عہد کی تجدید کی جاتی رہی ہے۔

(مؤلف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ